www.novelsclubb.com
حقیقتِ فسانہ
ناولز کلب
آمنہ حیدر
:novelsclubb
:read with laiba
03257121842

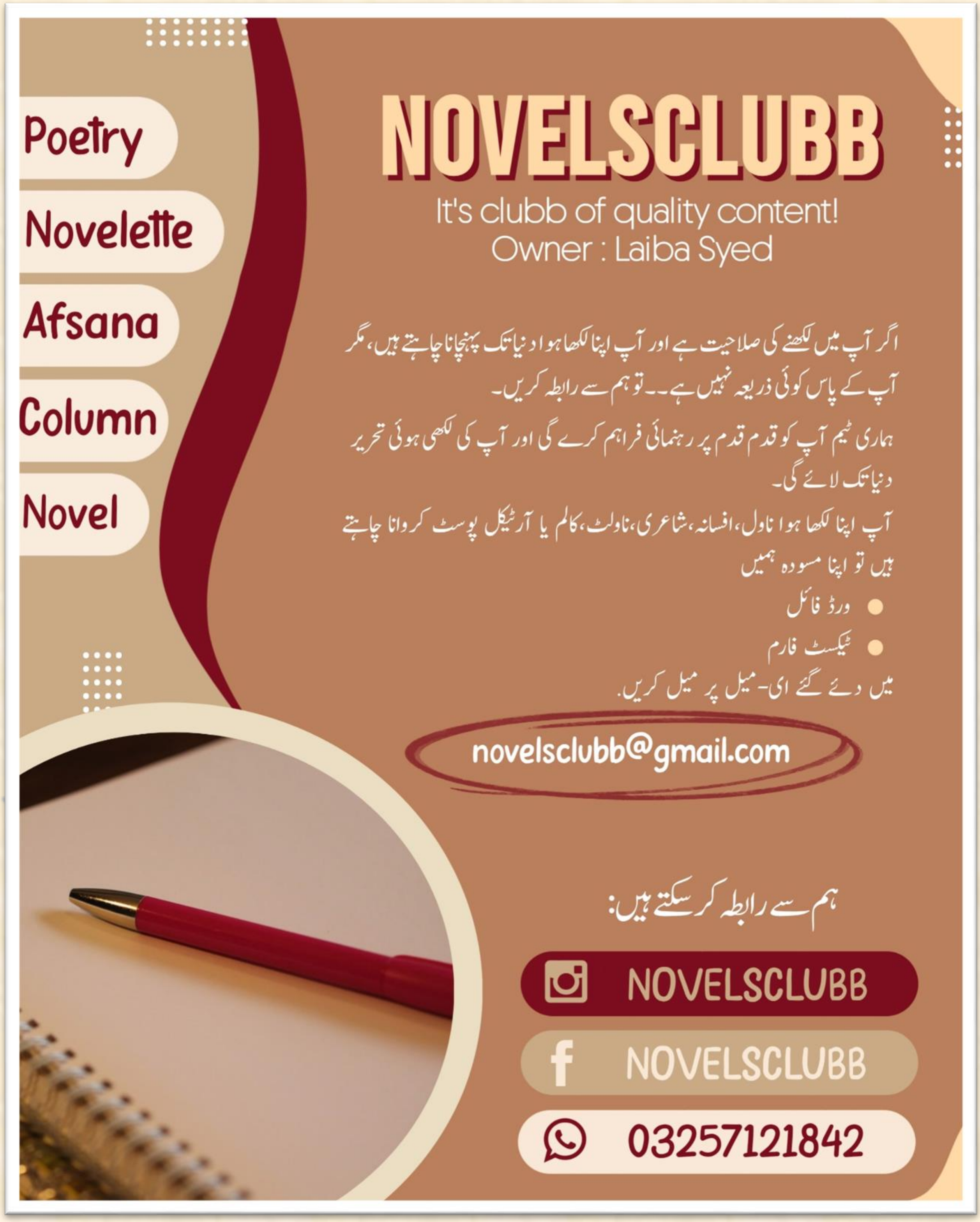

Poetry
Novelette
Afsana
Column
Novel
NOVELSCLUBB
It's clubb of quality content!
Owner : Laiba Syed
اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں، مگر آپ کے پاس کوئی ذریعہ نہیں ہے۔۔تو ہم سے رابطہ کریں۔
ہماری ٹیم آپ کو قدم قدم پر رہنمائی فراہم کرے گی اور آپ کی لکھی ہوئی تحریر دنیا تک لائے گی۔
آپ اپنا لکھا ہوا ناول،افسانہ،شاعری،ناولٹ،کالم یا آرٹیکل پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو اپنا مسودہ ہمیں
ورڈ فائل
ٹیکسٹ فارم
میں دیئے گئے ای-میل پر میل کریں.
novelsclubb@gmail.com
ہم سے رابطہ کر سکتے ہیں:
NOVELSCLUBB
NOVELSCLUBB
03257121842

حقیقتِ فسانہ

از قلم

آمنہ حیدر

نوولز کلب
Clubb of Quality Content!

حقیقتِ فسانہ

از آمنہ حیدر

پیش لفظ

یہ کہانی ان لڑکیوں کے لیے ہے جو آج کل کچھ لکھاریوں کا ڈارک رومانس کے نام پر فحاشی پڑھ کر انسپائر ہوتی ہیں جو ٹاکسیسیٹی (toxicity) کو رومینٹا سائز (romanticize) کرنے لگتی ہیں۔ جب کہ حقیقت میں ڈارک رومانس کچھ نہیں ہوتا۔ یہ بس نئی نسل کا دماغ خراب کرنے کے لیے فحاشی لکھی گئی ہے ہمیں ایسے لکھاریوں کا بائیکاٹ کرنا چاہیے۔ امید ہے اس کہانی سے آپ لوگوں کو کوئی سبق ملے گا

سورج پوری آب وتاب سے چمکتا ہوا کراچی شہر کو منور کر رہا تھا۔ کراچی جو شہر ہے روشنیوں کا جہاں سمندر ساحل اور آسمان پر ڈوبتا سورج ایک دلکش منظر پیش کرتا ہے۔

سمندر سے چند میل دور یہ ایک مڈل کلاس کالونی تھی جہاں عام سے گھروں میں عام سے لوگ رہائش پذیر تھے ان لوگوں کی زندگیاں بھی ایسی ہی عام تھیں۔ ایک ایسے ہی گھر میں آؤ جو باہر سے سفید پینٹ تھا ایک چھوٹا سا باغیچہ گھر کے باہر واقع تھا۔ گھر کے اندر آؤ تو صحن میں ایک چارپائی پر ایک لڑکی بیٹھی تھی۔ اس کے سیاہ لمبے بال نیچے آرہے تھے اور وہ ارد گرد سے بے خبر اپنی کتاب میں کھوئی ہوئی تھی۔ جیسے جیسے وہ کتاب پڑھ رہی تھی اس کے تاثرات میں تبدیلی آرہی تھی پھر اس نے گہرہ سانس لیا اور کتاب بند کر کے سینے سے لگالی اس کے لب مسکرا رہے تھے کتنا خوشگوار احساس ہوتا ہے نا اپنی پسندیدہ کتاب کو پڑھنے کا تھوڑا دکھ بھی ہوتا ہے جب وہ ختم ہو جائے۔ اس کے پاس ایک لڑکی آکر بیٹھی جو عمر میں اس سے ایک دو سال بڑی لگتی تھی

"اب کیا پڑھ رہی تھی ہدایا"

"بجو آپ کو پتا ہے سالار سکندر اتنا اچھا ہے امامہ ہاشم دنیا کی سب سے خوش نصیب لڑکی ہے"

"اف پھر تمہارا یہ فکشن نامہ شروع ہو گیا خیر تم نے جنت کے پتے کہاں رکھی ہے؟ میری ایک دوست کو چاہیے"

"میری دراز میں پڑی ہے بجو لے لیں"

"ٹھیک ہے اور تم بھی اٹھو اب کھانا بنواؤ ساتھ "ہدایا اٹھ گئی۔

ہوا کا دبیز مہک اور کتابوں کی سرسراہٹ میں وہ اس کتابوں کی دکان میں کھڑی تھی، آنکھوں میں چمک اور دل میں اُمیدوں کا ایک جہاں تھا۔ وہ جانتی تھی کہ آج کچھ خاص خریدنے جارہی ہے، اور اس کا خواب یہ تھا کہ کتابیں اس کی دنیا بن جائیں۔

دکان کے کونے میں، رنگین کتابوں کے انبار میں سے چند کتابیں اُس کی نظر میں کھچ کر آ گئیں۔ ایک کتاب کے صفحے الٹے، سفید کاغذ کی لکیروں پر کلمے ایسے چھپے ہوئے تھے جیسے کوئی دل کی باتیں خود کو سچ ثابت کرنے کی کوشش کر رہا ہو۔

"کتنی خوبصورت ہیں یہ کتابیں," اس نے خود سے کہا، اور اس کی نظریں صفحے پر پڑتی گئیں۔

دکاندار، جو خود بھی ان کتابوں کے جمال میں محو تھا، اُس کی طرف متوجہ ہوا۔ "کیا آپ کو یہ پسند آئی؟" اُس نے پوچھا۔

لڑکی نے اثبات میں سر ہلایا، "ہاں، یہ بہت خوبصورت لگ رہی ہے۔"

دکاندار مسکرا کر بولا، "یہ ایک کلاسیک ناول ہے، بہت مشہور ہے۔ لیکن تھوڑا مہنگا ہے، تقریباً تین ہزار روپے کی قیمت ہے۔"

لڑکی کی آنکھوں میں شوق کی چمک تھی، مگر اس کے ساتھ ہی ایک ٹوٹا سا اندیشہ بھی اُبھرا۔ اُس نے آہستہ سے پرس کو کھولا اور وہاں موجود کچھ پیسے گننے لگی۔ جتنے پیسے اُس کے پاس تھے، وہ اس کتاب کے لئے کافی نہ تھے۔

"کیا کوئی اور سستی کتاب ہے؟" اُس نے ہمت کرتے ہوئے پوچھا۔

دکاندار نے ہلکا سا سر ہلایا، پھر ایک اور کتاب کی طرف اشارہ کیا۔ "یہ والی تھوڑی سستی ہے، لیکن ابھی بھی کافی مہنگی ہے — تقریباً دو ہزار روپے۔"

اس کے دل میں ایک نرم سی گڑبڑ تھی۔ وہ جانتی تھی کہ اُس کے پاس اتنے پیسے نہیں ہیں، اور وہ پھر بھی اس کتاب کی لذت کو چاہتی تھی۔ اُس نے تھوڑا اور سوچا، اور پھر پوچھا، "کیا آپ کو لگتا ہے کہ کتابوں کا یہ معیار واقعی اتنی قیمت کا ہے؟"

دکاندار نے نرم انداز میں جواب دیا، "کتابیں سچ مچ ایک قسم کا خزانہ ہوتی ہیں۔ اُن کی قیمت محض کاغذ یا جلد کی نہیں، بلکہ ان کے اندر چھپی ہوئی کہانیاں اور سوچ کی ہوتی ہے۔ اگر آپ اسے پڑھتی ہیں تو یہ پیسے کی قیمت سے کہیں زیادہ قیمت رکھے گی۔"

لڑکی کی آنکھوں میں ایک نئی چمک آئی۔ وہ جانتی تھی کہ اس دنیا میں کچھ چیزیں ایسی ہوتی ہیں جنہیں پیسوں سے نہیں تولا جا سکتا۔ کتابوں کا علم بھی ایسا ہی تھا — اُن کی قیمتیں جتنی بھی ہو، وہ اُس کی دنیا کو بدلنے کی طاقت رکھتی تھیں۔

"ٹھیک ہے، میں اسے خرید لوں گی،" اُس نے آہستہ سے کہا، اور پھر پگھلی ہوئی ہنسی کے ساتھ پرس کھولا۔

دکاندار نے خوشی سے کتاب کا حساب کیا،اور وہ اُس دن ایک نئی کہانی کے آغاز کے ساتھ کتابوں کے دریا میں غوطہ لگانے کے لئے تیار ہو گئی۔

آج تیز دھوپ تھی۔ہدایا اپنے کالج کے گارڈن میں بیٹھی

"مصحف"ناول پڑھ رہی تھی۔اس کے سائڈ پر شیک کا گلاس پڑا تھا جسے وہ گھونٹ گھونٹ کر کے پی رہی تھی۔جب ایک چھوٹے کٹے بالوں والی لڑکی اس کے پاس آئی

"ہدایا تمہیں ناولز پسند ہیں؟"

"ہاں بہت زیادہ"ہدایا نے ایک اپنائیت سے کہا۔

"تمہاری برتھڈے آرہی ہے نا چلو مجھے گفٹ تو مل گیا تمہیں دینے کے لیے"

ہدایا ہلکا سا مسکرائی تھی ناولز وہ گفٹ تھے جسے وہ انکار نہیں کر سکتی تھی۔

Clubb of Quality Content

دو دن بعد۔۔۔

آج ہدایا کی برتھڈے تھی۔ کالج کا دن معمول کے مطابق گزر رہا تھا وہی لیکچرز وہی پڑھائی۔ بریک ہوئی تو اس کی دوستیں اسے زبردستی کینٹین لے گئی وہاں سے چھوٹا سا کیک لیا اور ہدایا سے کٹ کرایا۔ ساری دوستوں نے مل کر اسے ایک ناول گفٹ کیا تھا اس کا نام اور کور پیج سے ہی وہ بے ہودہ لگ رہا تھا پر ہدایا نے دل میں سوچا

"ناولز تو ناولز ہوتے ہیں اور اچھے ہوتے ہیں" اس نے خوشی خوشی وہ ناول لے لیا اور گھر لے آئی۔

رات کو کھانا کھا کر کمرہ میں آتے ہی اس نے ناول نکالا اور پڑھنا شروع کر دیا۔ ہائے یہ ناول لورز کی بے صبریاں۔ اور پھر اس نے ایک رات میں وہ پورا ناول ختم کر دیا وہ اڈیکشن تھی شروع میں اسے عجیب لگا تھا کیونکہ وہ اس طرح کے ناولز نہیں پڑھا کرتی تھی مگر جیسے جیسے وہ ناول پڑھتی جا رہی تھی اسے دلچسپی محسوس ہو رہی تھی۔ اور ناول ختم ہونے پر اسے دکھ ہوا تھا ۔ وہ ناول واپس رکھنے ہی لگی تھی جب بجو کمرہ میں آئی اور اس کے ہاتھ میں وہ ناول دیکھا

"ہدایا یہ کیا ہے"

"ناول ہے بجو" وہ تھوڑا گھبرا گئی تھی

"یہ کیسا ناول ہے یہ تو نام سے ہی بے حودہ لگ رہا ہے اور اوپر سے کور پیج۔۔۔یہ کہاں سے لیا؟"

"میری دوستوں نے گفٹ کیا ہے بجو"

"اس کی سٹوری کیا ہے؟" بجو کو یہ ناول نام سے ہی بے حد برا لگا تھا

"بجو آپ چھوڑیں بعد میں بتاؤں گی ابھی مجھے نیند آرہی ہے" ہدایا نے کہتے ساتھ چادر اوپر لی اور لیٹ گئی۔یہ پہلی بار تھا کہ ہدایا سے کوئی ناول کی کہانی پوچھے اور وہ نا بتاے ورنہ تو ناول کا نام لیتے ساتھ وہ شروع ہو جاتی تھی بجاے یہ دیکھے کہ رات کے دو بج رہے ہیں یا صبح کے چار ۔اور آج وہی ہدایا کہے رہی تھی رہنے دیں حیرت کی تو بات تھی۔

اگلے دن کالج جاتے ہی اس نے اپنی دوست سے پوچھا

"یار یہ جو تم نے لوگوں نے مجھے ناول دیا تھا اس کا جینرے کیا تھا؟"

"وہ ڈارک رومینس تھا کیوں تمہیں پسند نہیں آیا"

"نہیں یار مجھے بہت اچھا لگا ہے مجھے اس طرح کے اور ناولز بتاؤنا مجھے پڑھنا ہے"

"اس طرح کے ڈارک رومینس والے تو بہت سے ناولز ہیں میں تمہیں بکس بھی لا دوں گی اور تمہیں آنلائن بھی بے تحاشہ مل جاے گے فیسبک پر بہت زیادہ ہیں"

"اچھا ٹھیک ہے تھینک یو سو مچ"

بس پھر ہدایا ایک کے بعد ایک ناول پڑھتی گئ۔ وہ اس سب ابیوز (abuse) کو رومینٹیسائز کرنے لگی تھی۔

"کیا میرا بھی کوئی سٹاکر ہوگا؟ جو مجھ سے محبت کرتا ہوگا جو مجھے کڈنیپ کرے گا یا زبردستی شادی کرے گا مجھے مار لے چاہے پر پیار کرتا ہو مجھے رولا کر خود کو تکلیف دے کر محبت کا اظہار کرے"

اس کے رویہ میں تبدیلی آرہی تھی اب وہ بات بات پر بدتمیزی کرتی تھی بہت جلدی چڑ جاتی تھی ناول پڑھتے ہوے اگر بجو کچھ پوچھیں تو ان سے لڑنا شروع کر دیتی تھی۔

ابھی بھی وہ کمرہ میں بند ہو کر ناول پڑھ رہی تھی جب بجو کمرہ میں داخل ہوئی پر وہ ناول میں اتنا مگن تھی کہ ان کا آنا محسوس ہی نا کیا بجو نے ناول کا نام اور کور دیکھا تو بے اختیار لبوں سے "استغفر اللہ" نکلا وہ غصے میں آگے بڑھیں اور ہدایا سے ناول چھینا

"یہ کیا بے حیائی ہے ہدایا؟ یہ کیا پڑھنا شروع کر دیا ہے تم نے"

"بجو آپ کی ہمت کیسے ہوئی میرا ناول چھیننے کی؟ واپس کریں میرا ناول"

"ہدایا یہ تم کیسے بات کر رہی ہو؟"

"میں ایسے ہی بات کرتی ہوں میرا ناول واپس کریں مجھے ورنہ میں بھول جاؤں گی کہ آپ میری بڑی بہن ہیں" یہ وہی بہن تھی جس کو بجو نے بچپن سے دوسری ماں بن کر پالا تھا اس کی ہر جائز خواہش منوائی تھی شرارت ہدایا کرتی تھی اور امی ابو سے ڈانٹ بجو کھاتی تھیں۔

"ہدایا تمہاری تمیز کہاں گئی ہے؟ میں دیکھ رہی ہوں جب سے تم نے یہ فحاشی پڑھنا شروع کی ہے تمہیں تمیز بھولتی جا رہی ہے"

"بجو میرا ناول" وہ گلا پھاڑ کر چیخی تھی اور ناول بجو کے ہاتھ سے چھینا۔ بجو اس کی اس حرکت پر ساکت ہی تو تھیں پھر انھوں نے پوری قوت سے ایک تھپڑ ہدایا کے منہ پر مارا اور ناول کھینچ کر باہر چلی گئی

پیچھے ہدایا زور زور سے چلا رہی تھی۔

"سب برے ہو مجھے سب سے نفرت ہے مجھے نہیں رہنا ادھر اسے تو اچھا ہے کوئی آ کر مجھے کڈنیپ کر لے ہر یس کرے غالیاں دے مارے پیٹے پر پیار تو کرے اس کو میرے رونے سے فرق تو پڑے یا کم سے کم کسی بڈھے عمیر زادے کے ہاں بیچ دیں مجھے وہ بھی مجھے پیار کرے گا پیسا ہو گا عیش کروں گی میں اللہ مجھے بھی ایسا ساتھی دے" وہ ٹاکسیسیٹی کو روہیہ منٹیسائز کر رہی تھی۔

اگلے دن تیز طوفان تھا جیسے کچھ بہت غلط ہونے والا ہو۔ ہدایا کالج سے گھر واپس جانے کے لیے بس سٹینڈ پر کھڑی بس کا ویٹ کر رہی تھی وہ وہاں تنہا کھڑی تھی شاید تیز طوفان کی وجہ سے کوئی نہیں تھا۔ وہ اپنے اسی ناول کے بارے میں سوچ رہی تھی جو کل بجو نے چھینا تھا وہ

آج واپس جا کر اسے لے لے گی اور اگر بجو نے نا دیا تو وہ گھر سے بھاگ جاے گی ہاں بس۔

تبھی اس کو سڑک کے دوسری پار ایک لڑکا نظر آیا اس کا قد اونچا تھا چہرہ پر ماسک تھا سیاہ بال بکھرے ہوئے تھے وہ دور کھڑا ہدایا کو ہی دیکھ رہا تھا پہلا خیال جو ہدایا کے دماغ میں آیا تھا وہ سٹاکر کا تھا

"واووو میرا ابھی سٹاکر ہے او مائی گاڈ" اس کا دل خوشی سے اچھل رہا تھا نادان دل تھا۔ وہ ابھی اپنی ٹینیج میں تھی اور ہر چھوٹی چھوٹی چیز اس کے دماغ اور شخصیت پر اثر کرتی تھی۔

موقع دیکھ کر وہ لڑکا سڑک کے اس پار آیا اور بس سٹاپ سے چند قدم دور کھڑا ہو گیا۔ ہدایا کا دل کیا وہ خود اس کے پاس جا کر کہے "چلو سٹاکر لے جاؤ مجھے میرے خوابوں کے شہر میں"

اس نے لڑکے نے اپنا والٹ غیر محسوس انداز میں نیچے گرایا اور پیچھے سنسان سڑک کی طرف چل دیا ہدایا نے والٹ اٹھایا اور اس کے پیچھے چل دی تبھی اسے محسوس ہوا کوئی اس کے پیچھے ہے پھر اس نے دیکھا اس کے پیچھے سے ایک ہاتھ نکلا تھا جو اس کے منہ پر آیا تھا اور پھر اس کو اپنا سانس روکتا ہوا محسوس ہوا سر بھاری ہوا اور وہ ہوش و ہواس سے بیگانہ ہو کر پیچھے لڑھک گئی۔

شام کا وقت تھا جب اسے ہوش آیا یہ جگہ عجیب سی تھی ایک سنسان بیلڈنگ جو آدھی بن چکی تھی اور آدھی بن رہی تھی وہاں دور دور تک کسی ذی روح کا نام و نشان تک نا تھا۔ وہ ایک کرسی پر بیٹھی تھی اس کے ہاتھ پیچھے کر کے بندھے تھے منہ پر کپڑا بندھا تھا پاؤں بھی کرسی کے ساتھ بندھے تھے اور رسی اس قدر زور سے باندھی گئی تھی کہ اس کے جسم میں درد کی لہریں دوڑ رہیں تھیں۔ "آہ" اس کے لبوں سے کراہ آزاد ہوئی تھی۔ سامنے سے وہی لڑکا آتا دکھائی دیا۔ وہ ہدایا کے قریب آیا اور اس کے منہ سے کپڑا اٹھایا۔ ہاتھ پاؤں ابھی بھی قید تھے

"کون ہو تم؟ میرے سٹاکر ہو؟ پیار کرتے ہو مجھ سے شادی کرو گے؟" ہدایا نے اس لڑکے کا جائزہ لیتے ہوئے کہا۔ لڑکے نے اسے عجیب نظروں سے گھورا

"تم پاگل ہو؟ سٹاکر؟ شادی؟ محبت؟" وہ دل کھول کر ہنسا تھا

"تم مانو گے نہیں نا کہ مجھ سے محبت کرتے ہو دیکھو نا میرے ہاتھ پاؤں درد کر رہے ہیں پر کوئی بات نہیں تم مجھ سے محبت کرتے ہو تو میں تمہیں معاف کر دوں گی پر تم خود کو بھی اسی

رسی سے مارو گے نا پچھتاؤ گے نا کہ مجھے کیوں اتنی زور سے باندھا" ہدایا نے معصومیت سے

پوچھا

"تم تو واقعی پاگل ہو بی بی میں کروں گا محبت وہ بھی تم سے؟ ہاہاہاہا آوے لڑکی میری بات کان

کھول کر سن (وہ اس کے مزید قریب ہوا) مجھ جیسے درندوں کو محبت نہیں ہوتی ہاں ہوس ہو

سکتی ہے اور اس کو پورا کرنے کا سامان بھی (اس نے ایک آنکھ مارتے ہوئے کہا)"

اور ہنستا ہوا دور ہو گیا۔ ہدایا کو لگا اس کا سانس روک رہا ہے۔

"پتا ہے لڑکی ہم نے سوچا تھا تمہیں آگے کسی کو بیچ دیں پر اب سوچ رہا ہوں آگے بیچنے سے

پہلے اپنی ہوس تو پوری کر لوں" اس نے کمینی مسکراہٹ کے ساتھ کہا۔

"تا۔۔تم مجھے بیچ کر کیا کرتے؟" ہدایا نے ڈرتے ڈرتے پوچھا

"غلط سوال۔ تمہیں پوچھنا چاہیے تھا بیچ کر تمہارے ساتھ کیا ہوتا تو تمہیں کسی کلب میں بہت

سے مردوں کے سامنے انٹرٹینمنٹ کے لیے بھیج دیا جاتا یا کسی ریڈ لائٹ ایریا کی طرح کی جگہ

میں بھیج دیا جاتا یا بہت سے مرد اپنی ہوس پوری کر کے تمہیں کچرے کی طرح پھینک دیتے"

ہدایا کو لگا وہ غلط سن رہی ہے یہ سب وہ نہیں تھا جو اس نے ناولز میں پڑھا تھا۔

Clubb of Quality Content

"پر (اس لڑکے نے دوبارہ بولنا شروع کیا) مگر اب تمہیں خود شوق ہے میرے ہاتھوں رسوا ہونے کا تو میں اپنی حوس ہی پوری کر لوں اگر تم بچ گئی تو تمہیں آگے بیچ دیں گے کیا خیال ہے لڑکی ؟"

ہدایا کو اب احساس ہو رہا تھا وہ غلط جگہ پھنس گئی ہے۔اس کی آنکھوں میں آنسو آرہے تھے منظر دھندلا رہا تھا

"مجھے گھر جانا ہے"

"گھر ؟ بھول جاؤ گھر کو لڑکی" وہ ہنسا تھا اور ہنستا چلا گیا۔ہدایا سہم گئی تھی پھر وہ کمینی مسکراہٹ لیے ہدایا کی جانب بڑھا ہدایا کو اپنا سانس روکتا محسوس ہو رہا تھا خوف سے اس کا جسم کانپ رہا تھا وہ لڑکا اس کی جانب بڑھا کرسی سے اسے آزاد کیا اور اس اسے زمین پر دھکا دیا وہ کمزور جان فوراڈھے گئی اور پھر وہ پورا سنسان علاقہ اس کی دلخراش چیخوں سے گونج اٹھا۔وہاں کوئی بھی انسان یہاں تک کوئی پرند بھی ہوتا تو اس کی چیخوں سے سہم جاتا مگر وہاں موجود اس انسانی شکل درندہ کو کوئی فرق نہیں پڑ رہا تھا۔

وہ نڈھال زمین پر پڑی تھی آنسو ٹپ ٹپ آنکھوں سے گر رہے تھے بدن کا ہر حصہ دکھ رہا تھا تکلیف کی شدت اتنی تھی کہ اب اسے چیخا بھی نہیں جا رہا تھا بس آنکھوں سے آنسو بہے رہے تھے جسم میں ہلنے کی قوت نا تھی وہ وہاں تنہا تھی وہ لڑکا جا چکا تھا اور وہ وہاں اپنی موت کا انتظار کر رہی تھی آج اس کا دل کر رہا تھا وہ چیخ چیخ کر ہر اس رائٹر سے پوچھے جو اس فحاشی کو رومینٹیسائز کرتے ہیں کہ

"کہاں ہے وہ رومینس؟ وہ پیار وہ محبت؟ کیوں کیا ان فحاش کہانیوں نے اس کا دماغ خراب؟ کیوں کیا ابیوس کو رومینٹیسائز

کیوں دکھایا کہ محبت ٹاکسک ہو سکتی ہے جب کہ حقیقت میں محبت تو نام ہی عزت کا خیال رکھنے کا ہوتا ہے یہ ہر قسم کی ٹاکسیسیٹی سے پاک ہوتی ہے۔ کیوں ناولز کے نام پر فحاشی لکھ کر نوجوان نسل کا دماغ خراب کیا جاتا ہے؟ کیا رائٹرز کو نہیں پتا کہ ٹینیج میں انسان کی شخصیت کی تعمیر ہوتی ہے اور جب وہ اس طرح کی بے ہودگی پڑھتے ہیں تو انہی چیزوں کو فینٹیسائز کرنے لگتے ہیں ان کا ذہن اتنی گہرائی میں نہیں سوچتا وہ جو پڑھتے ہیں اسے سچ مان لیتے ہیں یا شاید ایسے لکھاریوں کا مقصد ہی جینریشن کو تباہ کرنا ہوتا ہے"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

آج وہ چیخ چیخ کر ہر اس لڑکی کو کہنا چاہتی تھی جو ایسے فحاش ناولز پڑھتی تھی کہ

"کیا تمہیں ایک لمحہ کو شرم محسوس نہیں ہوتی؟ گھن نہیں آتی کیا ایک لمحہ کو احساس نہیں ہوتا کہ یہ محبت تو نہیں ہے محبت میں ابیوس نہیں ہوتا ٹاکسیسیٹی نہیں ہوتی۔اور درندے کبھی محبت نہیں کر سکتے وہ صرف حوس کرتے ہیں" وہ آج دنیا کو بہت کچھ کہنا چاہتی تھی پر زندگی نے اتنی مہلت نا دی۔ سانسوں کی ڈور ٹوٹ گئ۔

اختتام

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

مزید بہترین ناول/افسانے/آرٹیکل/مختصر کہانیاں اور معیاری شاعری پڑھنے کے لئے نیچے دیئے گئے لنک پر کلک کریں۔

شکریہ!

www.novelsclubb.com

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں، مگر آپ کے پاس کوئی ذریعہ نہیں ہے۔۔ تو ہم سے رابطہ کریں۔

ہماری ٹیم آپ کو قدم قدم پر رہنمائی فراہم کرے گی اور آپ کی لکھی ہوئی تحریر دنیا تک لائے گی۔

آپ اپنا لکھا ہوا ناول، افسانہ، شاعری، ناولٹ، کالم یا آرٹیکل پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو اپنا مسودہ ہمیں ورڈ فائل یا ٹیکسٹ فارم میں میل کریں

novelsclubb@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک، انسٹا پیج اور واٹس ایپ کے ذریعے بھی ہم سے رابطہ کر سکتے ہیں۔

FB PAGE:

NOVELSCLUBB

INSTA:

NOVELSCLUBB

WHATSAPP:

03257121842